

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۴۹ - جلد ۶ | لودیانہ ۵ دسمبر ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

مستزاد

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل از رود کی

میرا عالم میں کوئی دیکھ مددگار نہیں - بس بجز تیرے خدا
ہوں وہ آوارہ کوئی جسکا خریدار نہیں - ای صنم تیرے سوا
اپنے بیگانہ وہ یا جنکے غمخوار میں اب - مطلبی یار ہیں سب
وقت پڑتا نہیں کوئی کسی کا رغضب - سچ ہے یہ بات بجا
تو ہی رحماں ہیں رحمت کو تیری جانتا ہوں - خوب پہچانتا ہوں
دل وجاں اپنا یہہ سب تجھپہ ہی قرباں ہوں - ای میرے ماہ لقا
کیا ہی رحمت کی کری تونے ہی خلقت پہ نظر - بھیجا اپنا ہی پسر
وا کیا آکے یہاں جسنے ہی جنت کا در - واہ ای مہر سخا
اب عرض کرتا ہوں میں تجھسے شرمسار ہے - گریہ وزاری سے
کر رہا ہوں نگوں ہونگی گرفتاری سے - معاف کر میری خطا
مژدہ دیتے ہیں یہہ ہم بہجکے بیماروں کو - سب دل افگاروں کو
آیا بخشانے ہی عیسیٰ او گنہگاروں کو - ہو کے معجون شفا
بے خبر حمل کی ذرا اب تو بھی تو نہ تب - ہر نفس ہجر کی تاب
دل نذر تپا ہر سر جیسے ہو ماہی بے آب - تجھ بن ای آب بقا

نورافشاں

افغانستان میں روس کی کارستانیاں

چند وسیلوں سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ روسی گورنمنٹ کی طرف سے افغانستان میں طرح طرح کی تحریکیں ہوتی رہی ہیں اور جو کچھ وسط ایشیا و افغانستان میں روس نے کیا ہے وہ سب خفیہ طور سے کیا ہے اگرچہ گورنمنٹ انگریزی کو کسی طرح معلوم ہو گیا تھا مگر اُسنے اُسکی پیش قدمی کو وقت پر نہ روکا اگر عین وقت پر اُسکو وسط ایشیاء میں روکا جاتا تو جو تکلیف گورنمنٹ انگریزی کو اب پیش آئی ہے وہ ہرگز نہ آتی اور کبھی امیر شیر علیخاں کو یہہ جواب دینے کی جرأت نہوتی کہ جسنے اپنا معاملہ خدا پر چھوڑا ہے کیونکہ جب روسیوں نے خیوا اور بخارا پر قبضہ کرلیا تو اُنکا زور وسط ایشیاء میں زیادہ پڑگیا - گورنمنٹ انگریزی کو روس کی قدیمی چالاکیوں سے معلوم ہو گیا کہ اب روس ضرور کچھ نہ کچھ معاملہ افغانستان کے ساتھ کریگا چنانچہ اسی خیال سے ایک خط لارڈ ڈربی صاحب نے ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۲ء میں پرنس گورچکاف کے نام لکھا اور اُسکا جواب بہت دیر کے بعد یعنے ۱۵ فروری ۱۸۷۳ء کو پرنس مذکور نے دیا ان صاحبوں کی خط وکتابت کا یہہ نتیجہ نکلا کہ روس اور گورنمنٹ انگریزی کے درمیان یہہ تجویز قرار پائی کہ دریائے آموں کے اس پار روس خیوا اور بخارا پر روسیوں کا دباؤ رہے اور افغانستان پر انگریزوں کا +

جب یہہ اقرار باہمی ہو گیا تو گورنمنٹ انگریزی نے پھر کچھ خبرگیری نہ رکھی اور یقین کیا کہ روس اپنے عہد و پیمان پر قایم رہیگا مگر جو خط وکتابت

وسط ایشیا کی بابت ۳۰ نومبر کو شایع ہوئی اور اُس میں ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۸ء تک کے معاملات وسط ایشیا کے چھپے ہیں اُس سے معلوم ہوا کہ روس نے اپنے عہد و پیمان پر کچھ خیال نہ کیا اور برابر امیر شیر علی کے ساتھ خط و کتابت جاری رکھی جبوقت اس امر کی اطلاع ہمارے گورنر جنرل کو پختہ طور سے پہونچی تو صاحب مختشم الیہ نے گورنمنٹ انگلنڈ کو بذریعہ تاربرقی مورخہ ۱۶ ستمبر اطلاع دی کہ گورنمنٹ روس کو آگاہ کیا جاوے کہ جنرل کافمین صاحب امیر شیر علی کے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں سو یہہ امر عہد کے برخلاف ہے گورنمنٹ انگلنڈ نے اطلاع ملتے ہی پرنس گورسچکاف صاحب سے یہہ امر دریافت کیا تو پرنس صاحب صاف انکار کر گئے اور جواب دیا کہ ایسا معاملہ نہیں ہوتا ہے اور جب جنرل کافمین صاحب سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ مینے کبھی اپنا وکیل امیر کابل کے پاس نہیں بھیجا ہے اور اگرچہ کچھ خط و کتابت ہوئی بھی ہے تو وہ صرف دوستانہ طور پر ہوئی۔ اسپر لارڈ ڈربی صاحب نے دعویٰ کیا کہ بس خط و کتابت تو ضرور ہوئی اور یہہ بھی کہ جن اشخاص کو جنرل کافمین نے کابل میں روانہ کیا تھا وے امیر کے یہاں روسی سفیر تصور کئے گئے مگر اس ثبوت پر بھی روسی وزیر امور خارجہ نے انکار کر کے کہا کہ مجکو ایسی روسی سفارت کی مطلق خبر نہیں ہے مگر بعد میں اُسنے بھی اقرار کیا کہ ہاں ایسی سفارت ہوئی تو ہے مگر وہ گورنمنٹ روس کی طرف سے نہ تھی بلکہ جنرل کافمین کی طرف سے ہوئی جو ترکستان کا گورنر جنرل روس کی طرف سے مقرر ہے۔ اور جنرل ابرمایف کی سفارت کو جو افغانستان میں روس کی طرف سے فی الحال ہوئی اُسکو دوستانہ برتاؤ بیان کیا گیا ہے +

ہمارے نزدیک گورنمنٹ انگلنڈ کا سالگذشتہ میں درباب معاملات ٹرکی خاموش رہنا اچھا نہ ہوا کیونکہ اگر اُسوقت روس کو عقلاً و نقلاً جسطرح کا موقع بتادیا جاتا تو اب روس کو ہرگز یہہ موقع نہ ملتا کہ ابرمایف کو دوستانہ طور پر افغانستان میں پہنچاوے اور ہمارے سرحد پر سے واپس لوٹاویں یہہ سب کچھ روس کی کارستانیوں کا نتیجہ ہے +

جنگ افغانستان

— گورنمنٹ انگریزی کی ہرگز یہہ خواہش نہ تھی کہ امیر شیر علی والئے کابل کے ساتھ جنگ کیا جاوے بلکہ اخیر وقت تک یہی خواہش تھی کہ جسطور بن پڑے جنگ ملتوی رہے اور شیر علی سمجھ جاوے تاکہ جانبین کا نقصان جان و مال نہ ہو مگر امیر اور اُس کے ارکان دولت نے کچھ خیال نہ کیا اور ایسے زعم میں آئے اور یہہ سمجھنے لگے کہ واہ ہمارا انگریز کیا کر سکتے ہیں اور ہمسے انگریز کب لڑ سکتے ہیں اور اگر لڑے بھی تو ہمارا نقصان ہی کیا ہوگا اور ہم انگریزوں کو درے خیبر میں داخل کب ہونے دینگے اور اگر داخل ہو بھی گئے تو اُنکے واسطے صرف بتیس ہزار سپاہی جو قلعہ علی مسجد پر مقیم ہیں کافی ہیں اِس خیالی پلاؤ کو اڑھائی چاول نے پکا کر علی مسجد پر روز دہ خالی توپیں چھوڑتے رہے۔ جب ہماری سرکار نے دیکھا کہ یہہ ولایتی اپنے کسی حمایتی کے زور اور امداد پر نازاں ہے تو ایک ہی دم سے علی مسجد پر حملہ کیا اور سارے ولایتی اور کسیقدر اُن کے حمایتی جو فوج کو قواعد سکھلایا کرتے تھے دم دبا کر اور کابل کی طرف رخ کر کے بھاگے اور اپنا سامان جنگ معہ توپ و خیمہ جات وغیرہ کے چھوڑ جنگ سے منہہ موڑ فرو ہو گئے اُس روز سے آجتک جسقدر حملہ ہماری سرکار نے درے خیبر اور اُس کے گرد نواح و تھل وغیرہ مقامات پر کئے سب میں کامیابی پائی ہے اور بلکہ اِس ہفتہ میں ایک قلعہ محمد عظیم بھی سرکار کے قبضہ میں آگیا ہے معلوم نہیں کہ اِس ولایتی نے کس برتے پر ایسا ناک منہہ چڑھایا تھا اور اُسنے اپنے دل میں کیا سمجھا تھا اب ہم اُمید کرتے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سرکار انگریزی کی فوج جلال آباد پر پہونچ جائیگی اور وہاں آرام لیکر پھر سیدھی کابل پر فتح کا نقارہ بجائیگی +

اِلتماس

سال حال قریب الاختتام ہے اور صفائی حساب درپیش ہے اس لئے اِلتماس کی جاتی ہے کہ جن جن صاحبان کی طرف بقایا قیمت نور افشاں ہے براہ مہربانی جلد عنایت فرماویں +

بقیہ توارت و انجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

دوسرے یہہ جملہ کہ (میں زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھہ میں ابدالآباد زندہ ہوں) صرف مسیح کی انسانیت سے نسبت رکھکر اُس انسانیت کی بابت گواہی دیتا ہی کہ دنیا کی نجات کی خاطر مر گئی اور موت سے پھر جی اُٹھی - تیسرے یہہ جملہ کہ (عالمِ ارواح اور موت کی کنجیاں مجھہ پاس ہیں) اُس قدرت کو خوب ظاہر کرتا ہی جو مسیح اپنی موت کے وسیلہ رکھتا ہی - چنانچہ اُسنے اپنی قربانی سے شریعت کو عزت بخش کفارہ پہنچا کر عالمِ غیب کی کنجیاں حاصل کی ہیں - جس سے مراد یہی ہی کہ آپ عالمِ بقا کا مختار بنکر انسان کی روحوں کو خواہ دوزخ میں گرفتار کرنے یا بہشت میں پہنچانے کے لئے کامل قدرت رکھتا ہی - اور یہہ جملہ کہ (اُسکے دہنے ہاتھہ میں سات تارے تھے) اُس سلطنت اور حکومت کو صاف صاف ظاہر کرتا ہی جو مسیح اپنی کلیسیا پر رکھتا ہی - کیونکہ اُس آیت کے متن میں بیان کیا گیا ہی کہ یے سات ستارے ایشیا کی سات کلیسیاؤں کے فرشتے (یعنے* پادریان) ہیں پس مسیح روح القدس کی قدرت سے اُن پادریوں پر ایسی کامل حکومت کرتا تھا کہ سچ مچ کہا سکا کہ وہ اُنکو اپنے دہنے ہاتھہ میں رکھتا تھا - آخر کو یہہ جملہ کہ (اُسکے مُنہہ سے دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی) عہدِ عتیق کی ساری پیشین گوئیوں کو جو مسیح کا دنیا پر غالب آنا تبلاتی ہیں تقویت دیتا ہی کہ دیکھو اُس کلام کی بابت جو مسیح کے مُنہہ سے نکلتا ہی لکھا گیا ہی کہ وہ زندہ اور موثر کلام بلکہ دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہی - پس مسیح اُس کلام کے زور سے بت پرستی اور گمراہی پر غالب آکر جہان کی سلطنتوں کو جبتک وے انجیل کے حقایق کے تابعدار نہوں تسخیر کریگا +

کتاب مکاشفات کے آخر باب میں یوحنا حواری بہت سنجیدگی سے تبلاتا ہی کہ خدا کا بیٹا دنیا کی عدالت کرنیکو دوسری بار ظاہر ہوگا - اِس خاص بیان سے در گذر کرنا ہم اپنے محمدی ناظرین کی فائدہ رسانی سے بعید جانتے ہیں چنانچہ کتاب مذکور کے باب ۲۰ کی آیت ۱۱ میں یوں لکھا ہی کہ (میئنے ایک بڑا سفید تخت اور اُسکو جو اُسپر بیٹھا تھا دیکھا جسکے حضور سے زمین اور آسمان بھاگے اور اُنہیں جگہہ نہ ملی - اور میں نے مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے دیکھے اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہی کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جیسا اُن کتابوں میں لکھا تھا اُنکے کاموں کے مطابق کی گئی - اور سمندر نے اُن مُردوں کو جو اُسمیں تھے اُچھال پھینکا اور موت اور عالمِ ارواح نے اُن مُردوں کو جو اُن میں تھے حاضر کیا اور اُن میں سے ہر ایک کی عدالت اُسکے کاموں کے مطابق کی گئی - اور موت اور عالمِ ارواح آگ کی جھیل میں ڈالی گئی یہہ دوسری موت ہی - اور جسکا ذکر زندگی کی کتاب میں نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا) قیامت کے دن کی عدالت کی بابت ہم اِس خوفناک آیت کی بابت صرف اتنا ہی کہینگے کہ سفید تخت کے بیٹھنے والیکا ذکر اُس خبر سے بالکل موافق ہی جو مسیح نے دنیا میں رہکر دی تھی کہ دنیا کا انصاف کرنا میرا ہی حق ہی - کیونکہ اگر ہم اِس حقیقت پر کہ الٰہی کُنہ روحانی اور غیبی ہی غور کریں تو ظاہر ہی کہ ممکن نہیں کہ وہ تمیزدار مخلوقات کے سامنے تخت پر بیٹھا ہو - اُلوہیت کی کُنہ غیب سے اِسطرحکی بات کا ربط دینا صرف باطل بات ہی نہیں بلکہ کفر کا کلمہ ہی - پس ظاہر ہی کہ اُس کلام کا ربط صرف خدا کے بیٹے کی انسانی سیرت کے ساتھہ ہو سکتا ہی - جیسا کہ اُسنے آپ بھی یوحنا کے باب ۵ کی آیت ۲۲ میں کہا ہی کہ (باپ کسیکی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُسنے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہی تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جیسے باپ کی کرتے ہیں +

آخر کو ناظرین محمدی کو بڑی ہوشیاری سے دیکھنا چاہئے کہ کتاب مکاشفات اُن خاص حادثوں کو جو زمین پر ہونے والے ہیں تبلا کر بلکہ دنیا کی عدالت کرنے کے لئے مسیح کی دوسری آمد کی بابت سنجیدہ بیان کرکے آخیر کی آیتوں میں ظاہر کرتی ہی کہ اب سے خدا کی گواہی پوری ہونیکے سبب نبوت کی نعمت کا خاتمہ ہو چکا - اگر ناظرین دانیال نبی کی اُس پیشین گوئی کی طرف پھر متوجہ ہوں جو اسی باب میں اوپر مذکور ہوئی ہی تو ضرور دیکھینگے کہ دانیال نبی مسیح کے مصلوب ہونیکا وقتِ معین تبلا کر کہتا ہی کہ اُس وقت سے نبوت کی نعمت منقطع ہو کر ابدالآباد موقوف رہیگی + باقی آئندہ

---

* اصلی معنے فرشتہ کے پیغامی ہی پس ظاہر ہی کہ اِس جگہہ اُس سے مراد یہی ہی کلیسیاؤں کے پادریان +

منقولات

فینکی کے جہازیوں کا بیان

اے پڑھنے والو ہم سبھوں نے قدیمی جہازیوں سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے کیونکہ اُن کے ذریعہ سے زمانۂ حال میں دنیدار مسیحی جماعتیں بہتیری جگہوں میں قایم کی گئی ہیں اور خادم الدینوں نے گذرے زمانوں میں بہت اجنبی ملکوں میں انجیل شریف کی روشنی کو چمکایا ہے +

فینکی کے لوگوں نے اگلے دنوں میں بھی خدا کے کلام پھیلانے اور اُسکی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بہت کچھ کیا تھا- وے اُسوقت کے بڑے جہازی لوگ تھے اور اُنکا خاص شہر سور تھا جسکی بابت یسعیاہ ۲۳ باب ۸ میں لکھا ہے کہ وہ تاجدار شہر ہے جسکے سوداگر شاہزادے اور جسکے بیوپاری دنیا کی عزت والے ہیں +

فینکیوں کی نوآبادیاں بحیرہ روم کی سرحد کی چاروں طرف اٹھا لیا اور یونان کے سوا پہلی تھیں اور چونکہ اُنکی زبان اصل عبرانی سے موافقت رکھتی تھی- وہ متبرک زبان جس میں خدا تعالےٰ اگلے وقتوں میں نبیوں کے وسیلہ سے ہمارے باپ دادوں سے کلام کرتا تھا بہت جلد دنیا کی بہت اطراف میں پھیل گئی +

غالب ہے کہ جب پورا عہدنامہ لکھا گیا تب کوئی اور زبان اس زبان کے موافق کثرت سے نہیں بولی جاتی تھی جیسا کہ کئی زمانوں کے بعد یونانی زبان بہت مروج ہوگئی اور اِس لئے پاک روح کی ہدایت سے نئے عہدنامہ کے نوشتوں کے اظہار کے لئے یونانی مقرر کی گئی تھی- اگر آج کل کوئی مسیحی جہاز پر چڑھ کر سرڈینیا و سسلی و ملٹا و ٹریپولی کے بندرگاہ و ٹونس الجیریا و مراکو کو و قبرص و سپین کے پورب و دکھن اطرف و بحیرہ اسود کے کنارہ کی سیر کرے تو وہ بڑے اشتیاق سے یہہ سوچیگا کہ حقیقت میں وہ بڑے بیوپاری لوگ جو ابراہام اور ملک صدق اور سلیمان اور ہیرم کے پڑوسی تھے اور اُنکی سی زبان بولتے تھے یا تو ان مقاموں کے چند حصوں کو اپنے قبضہ میں کئے ہوئے تھے یا اُن میں بیوپار کے کارخانے جمائے ہوئے تھے- اِس میں شک نہیں ہے کہ الہام الہٰی کی واقفیت اس مروج زبان کے ذریعہ سے یا زبانی یا تحریری بہت جاری کی گئی تھی- اغلب ہے کہ ان فینکیوں کے جہاز سوا اُن بیشمار سوداگری کے رقموں کے جنکی بابت حزقیل نبی اُسکی نبوت کے ۲۷ باب میں فرماتے ہیں کبھی کبھی پاک نوشتوں کے کسی حصہ کو یا دو ایک شخصوں کو جو یہوواہ کے ماننے والے تھے اپنے ساتھ لیگئے ہوں +

ترجلیس صاحب اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ پاک کلام کی سچائی اگلے دنوں میں کسقدر بہت قوموں میں ظاہر کی گئی تھی اور یہودی اور قدیم مسیحی لوگ یہہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہہ واقفیت پورانے عہدنامہ سپٹوایجنٹ کے ترجمہ کئے جانے کے بیشتر حاصل کی گئی فینکی کی زبان کے باقی ماندہ علاوہ اُسکے جو پرانے عہدنامہ میں ملتے ہوں سو حرف چند خطاب ہیں جو متفرق مقاموں میں قبروں یا سکوں پر کھُدے ہوئے ہیں +

ایک لفظ ہے جسے آجکل اکثر استعمال کرتے ہیں اور گو کہ وے اُسکے گوناگون علاقوں اور نسبتوں سے جو کلام اللہ میں وقوع میں آتے ہیں آگاہ ہیں تاہم اُسکی ناموری کی معقول وجہ سے واقف نہیں ہیں- یہہ وہ لفظ ہے جو زمانہ حال میں بہت جھنڈوں پر مرقوم ہوتا ہے اور جس سے اشارہ ملتا کہ یہہ جہاز جسکے اوپر لگا رہتا ہے سو جہازی لوگوں کی بندگی کے لئے مخصوص ہے یعنے بیت ایل (خدا کا گھر) یہہ اصل میں فینکی لفظ ہے اور درحقیقت خاص عبرانی ہے لیکن سور کے لوگوں میں غالباً اِس لفظ کے معنے کو بعض کی مشہور مورت پر لگایا ہوگا- اور زمانہ گذشتہ کے عبرانی لوگ کسی وجہہ سے اپنی بت پرستی سے شرمندہ ہوگئے تھے جسکے سبب سے ہوسیع نبی نے بعد ملامت کے اُس لفظ کو دبوتاون یعنے بتوں کے گھر سے بدل ڈالا- ہم لوگوں نے بیت ایل لفظ کی قدیمی نسبتوں اور مطلبوں کو رکھ چھوڑا ہے اور اُمید رکھتے ہیں کہ بہتیرے اہل جہاز اُس مقام کے پانے سے جو بیت ایل کے جھنڈے سے اشارہ کیا جاتا ہے سوجھائے گئے ہونگے کہ اُس مبارک جگہہ میں پہونچیں جسے یعقوب نے پایا اور جہاں اُسنے تھکا ماندا ہوکے دور و دراز کے سفر سے پہونچکر آرام کیا تھا یعنے خدا کا گھر اور آسمان کا دروازہ- یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا کلام کس کیطرح سے قدیم زمانوں میں جہازیوں کے ذریعہ سے پھیلایا گیا +



اب ہمیں یہہ غور کرنا چاہئے کہ کس طرح سے وے ایک یا دو مشہور موقعوں پر فی الحقیقت خدا کے کاموں کے گواہ ٹھہرے۔ جاننا چاہئے کہ اُن جزیروں اور ملکوں کے علاوہ جہاں فنیکی جایا کرتے تھے جنکا بیان اوپر ہو چکا ایک اور مقام تھا جہاں یہہ صاحب مت جاتے تھے یعنے ٹین کے جزیرے جو گویا دنیا کی حد ٹھہرتے تھے اور جن سے اسیاہ کے لوگ واقف تھے اور چونکہ اُن اطراف میں یعنے بحر الکاہل میں ٹین صرف انگریزی جزیروں میں ملتا ہے پس ٹین کے جزیروں سے یا تو سیلی کے جزیرے یا کارن وال کی سرحد مراد ہوگا۔ ہاں گمان غالب ہے کہ اُن دنوں میں سور کا جھنڈا اکثر جگہوں میں انگلستان سے لیکے بحیرہ ہند تک لہلہاتا تھا + باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ خدا کی وحدانیت میں پاک تثلیث

تیسرا اعتراضوں کا جواب تثلیث کی تعلیم کے برخلاف بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں بعضے اُن میں سے نہایت نکمے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو کہ غور کے بعد مشکل معلوم ہووے میں اس مقام میں چند خاص اعتراضوں کا ذکر کرونگا۔ پہلا اور سب سے مشہور اعتراض یہہ ہے کہ تعلیم تثلیث ہماری عقل سے بعید ہے یا ہماری سمجھ میں پوری طرح نہیں آتی کہ کیونکر ایک واحد خدا تین اقنوم میں ظاہر ہو سکتا ہے اس اعتراض کے جواب میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ دنیا میں بہت سی باتیں ہیں جنکی ماہیت کو ہم نہیں سمجھتے ہیں لیکن تو بھی ہم اُنپر یقین کرتے ہیں اور اُس یقین کے مطابق کام کاج کرتے ہیں مثلاً اپنے جسم کی بناوٹ کی طرف غور کرو تمہاری آنکھہ اور کان ہیں اور اُنکے وسیلہ سے تم دیکھتے اور سُنتے ہو اور حکیم لوگ تمکو بتلاتے ہیں کہ کیونکر تمہارے کان اور آنکھیں بنی ہوئی ہیں جنکے سبب سے تمہاری جو گرد کی چیزیں تم دیکھا اور سن سکتے ہو لیکن کون سمجھ سکتا اور بیان کر سکتا ہے اُس سلسلہ کو جو کان اور آنکھہ اور دل کے درمیان موجود ہے کون بیان کر سکتا ہے کہ کیونکر کان اور آنکھہ کا اثر دل پر پہونچتا ہے یہہ بات ہماری سمجھ سے بالکل پوشیدہ ہے تو بھی ہم یقین جانتے ہیں کہ ہماری آنکھہ اور کان کے وسیلہ سے دل دیکھتا اور سُنتا ہے اسیطرح اگرچہ تثلیث کی تعلیم ہماری سمجھ سے باہر ہے تو بھی اُسکو تسلیم کرنے سے ہمکو انکار نکرنا چاہئے کہ خدا کی ذات کا بیان ہے جو غیر مفہوم اور غیر محدود ہے اُسکو سمجھنا انسانی عقل کے لئے ممکن نہیں تو بھی ہم اُسکو مانتے ہیں اسواسطے کہ اُسکا بیان صفائی سے خدا کے کلام میں پایا جاتا ہے +

دوسرا اعتراض تثلیث کے برخلاف یہہ ہے کہ بیان کہ خدا کی ذات حقیقی ایک ہے اور اُس حقیقی ایکذات میں تین اقنوم ہیں جدا جدا آپسمیں ایک دوسرے کے ساتھہ ضدر رکھتے ہیں کیونکر معترض پوچھتا ہے ایک تین ہو سکتا ہے اور تین ایک ہو سکتا ہے اس اعتراض کے جواب میں میں صرف یہہ کہہ سکتا ہوں کہ یہہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آتی اسلئے میں نہیں بیان کر سکتا ہوں کہ یہہ کیونکر ہے میں اُسکو مانتا ہوں صرف اس لئے کہ اُسکا بیان خدا کی کلام میں ہے پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کے ذمہ ہیں پر وے جو ظاہر کی گئیں ہماری اور ہماری اولاد کے لئے ہیں اب ہم آئینہ سے دھندھلا سا دیکھتے ہیں پر اُسوقت رو برو دیکھینگے اسوقت میرا علم ناقص ہے پر اُسوقت میں بالکل جانونگا جسطرح کہ میں سراسر پہچانا گیا اِس کلام پر میرا کامل یقین ہے اور اِس کلام کی نسبت میں اپنی جہالت سے گھبراتا نہیں بلکہ اُمید کے ساتھہ مگن ہوں بعضے دینی علمانے تثلیث کا مسئلہ سمجھانے کے واسطے روح اور جسم اور جان کی مثال دی ہے اور بعضوں نے آگ کی جس میں روشنی اور گرمی موجود ہے اور بعضوں نے سورج کی تمثیل دی ہے میری سمجھہ میں اُس قسم کی تمثیلیں لاحاصل ہیں اور ہمکو کچھہ مدد نہیں دیتیں خدا کی ماہیت کے پہچاننے میں خدا بے مثل ہے اور اُس کے جانشیں کوئی مثال اُسکی کلام میں نہیں پائی جاتی ہے وہ خالق ہے اور خلقت میں اُس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے اِس لئے اُسکی مثال ڈھونڈنی اور پیش کرنی نہایت نامناسب ہے۔ تیسرا اعتراض تثلیث کے برخلاف یہہ ہے کہ یہہ بیان خدا کی ذات کا ہماری اصلی اور اصولی خیال خدا کی بابت کے برخلاف ہے سب کیکا دل گواہی دیتا ہے کہ خدا واحد ہے اور اُسکی واحدانیت ہم سمجھ سکتے ہیں اُسکے جواب میں میری گذارش یہہ ہے کہ تم غلطی کرتے ہو جبکہ تم کہتے ہو کہ میں خدا کی وحدانیت سمجھتا ہوں تمہارے سارے خیال خدا کی وحدانیت کے انسان کی وحدانیت سے لئے ہوئے ہیں اور کیونکر تم جان سکتے ہو کہ یہہ خیال تمہارا خدا کی نسبت سچا ہے تم جانتے ہو کہ انسان خدا کے برابر نہیں ہے اسلئے انسان کو دیکھہ کر ہم خدا کا خیال نہیں لا سکتے خدا بے مثل ہے اُسکی واحدانیت بے مثل ہے وہ بے حد

روح ہی جسم نہیں رکھتا اور تقسیم نہیں ہو سکتا کون اُسکی ہستی کا خیال کر سکتا ہی اور کون اُسکی وحدانیت کو پہچان سکتا ہی کوئی مخلوق نہیں ہمارے لئے ایسا ہی مشکل ہی الٰہی روح کی وحدانیت کو سمجھنا جیسا الٰہی روح کی واحدانیت میں تثلث کا سمجھنا یا الٰہی روح کی تثلث میں وحدانیت کو سمجھنا شاید تم سوچتے ہو کہ ایسا نہیں میں وحدانیت کو سمجھتا ہوں لیکن تثلیث کو نہیں سمجھتا یہہ صرف تعصب کا نتیجہ ہی یہہ اسواسطے ہی کہ تمہارا دل بچپن سے وحدانیت کے خیال کیطرف رجوع ہی اور تثلیث کے خیال کیطرف نہیں میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں تثلیث کے خیال کو کبھی اپنے دل میں جگہہ نہ دیتا اگر اسکا بیان خدا کی کلام میں نہوتا کیونکہ میں کوئی عقلی سبب نہیں دیکھتا ہوں کہ ہم خدا کی ذات میں تین اقنوم کو مانیں لیکن جب اُسکا الہام ہمیں عنایت ہوا ہی+ باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

تھل ۲۵ نومبر۔ آج محمد اعظم کا قلعہ لے لیا کسی نے مقابلہ نہیں کیا سپاہیوں نے خود بخود قلعہ کو خالی کر دیا قلعہ کے اندر فقط ایک شکستہ توپ تھی+

کوئیٹا ۲۶ نومبر۔ پشین کے درہ کو جنرل بڈلف کی فوج نے بڑی کامیابی کے ساتھہ دخل کر لیا۔ جنرل بڈلف ہمراہی کرنیل سور اور کرنیل براون پشین کے سب سے بڑے بڑے دہاتوں کو دیکھنے گئے۔ گاؤں کے بڑے بڑے لوگ دوستانہ ملنے کو آئے پولیٹیکل افسروں کے انتظام کے ذریعہ سے فوج کو اُسی ملک سے رسد بہم پہونچی ہی+

لنڈن ۲۶ نومبر۔ رومانیہ گورنمنٹ نے صاف کہدیا کہ وہ دوبر سجا کو نہیں لینگے الا اُن شرطوں پر جو برلن کے عہد نامہ میں مندرج ہی۔ روس نے اُسکو منظور کر لیا۔ اور آج رومانی فوج وہاں داخل ہوئی+

لاہور ۲۶ نومبر۔ سرحد افغانستان سے خبر آئی ہی کہ ۲۳ نومبر کو ڈکہ بے مزاحمت دخل ہو گیا۔ قوم مہمند نے ہم لوگوں کے پہونچنے سے اُسکو لوٹ لیا تھا+

لنڈن ۲۷ نومبر۔ اخبار نائن ٹینتھہ سنچری ریویو میں سر ہنری رولنسن کے قلم سے ایک آرٹیکل مندرج ہی جسمیں مصنف نے امیر کی ناراضگی کا آغاز اُسوقت سے بتایا ہی جبکہ لارڈ لارنس نے بوقت تخت نشینی امیر کے اُسکو اُسکے مخالفوں کے برخلاف مدد دینے کے وعدہ سے انکار کیا تھا+

لنڈن ۲۸ نومبر۔ اخبار ٹائمز نے ڈیوک آف ارگائل کیطرف سے ایک چٹھی معاملات افغانستان پر چھاپی ہی اُس میں مندرج ہی کہ خط و کتابت ۱۸۷۳ء میں جو مشتہر کی گئی ہی۔ کئی ایک ضروری امور چھاپے گئے ہیں اور اُس میں لکھا ہی کہ امیر کابل یعقوب خانکے خوف سے ہمارے ساتھہ انتظام کرنا چاہتا تھا۔ جو گورنمنٹ منظور نہیں کر سکتی تھی۔ حضور ممدوح تسلیم کرتے ہیں کہ کابل کو روس کے ماتحت نہونا چاہئے+

لنڈن ۲۸ نومبر بوقت شام۔ وہ تمام خط و کتابت جو معاملات افغانستان کی بابت ہوئی تھی آج شایع ہو گئی اور یہہ خط و کتابت ۱۸۶۳ء سے جبکہ امیر شیر علیخان تخت پر بیٹھا تھا شروع ہوئی تھی اور ۱۸ نومبر سنہ حال میں جبکہ لارڈ کران بروک کا مراسلہ شایع ہوا اختتام کو پہونچی+

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۸ نومبر۔ اخبارات سینٹ پیٹرزبرگ دارالخلافہ روس کے بیان کرتے کہ تمام افواج افغانستان شہر کابل میں جمع ہو گئی اور شہر کے چاروطرف بڑی مضبوط مورچہ بندی کی گئی ہی+

قسطنطنیہ ۲۸ نومبر۔ خبر آئی ہی کہ فوج سدلیف نے جو مقدونیہ میں بمقام میلنک ہی بڑی خونریزی کی ہی+

پشاور ۲۹ نومبر۔ کل بعض آفریدیوں نے میجر سپرس صاحب اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل پر معہ اُنکے ہمراہیوں کے جبکہ صاحب موصوف ایک پہاڑی درے خیبر کے پاس تھے حملہ کیا۔ صاحب ممدوح کا گھوڑا اور گھسیارہ مارا گیا اور پلٹن نمبر ۱ کا ایک سپاہی بھی قتل ہوا ۱۹ خچر اور ایک سپاہی پلٹن مذکور کا زخمی ہوا+

کل کے روز سے راستہ خیبر مسدود ہی۔ آج پلٹن نمبر ۹ کی ایک کمپنی اور پلٹن سکھان نمبر ۴۵ راستہ جاری کرنے کے واسطے گئی ہی۔ اور وہاں سے بندوقوں کی آواز آتی رہی نتیجہ ابھی تک نامعلوم ہی+

کل کے روز سے قلعہ علی مسجد کیطرف سے بہت آواز توپوں کی آتی رہی+

لنڈن ۲۹ نومبر۔ معاملات افغانستان کی اُس خط و کتابت میں جو اب شایع ہوئی ہی وے باتیں جو ۱۸۷۳ء میں واقع ہوئیں اور جنکی بابت لارڈ

مارتھ بروک سابق گورنر جنرل ہند نے لارڈ کرن بروک سے درخواست کی تھی مندرج ہیں + اخبار ٹائمس اس خط وکتابت پر نظر ثانی کر کے لکھتا ہے کہ ہمکو لارڈ لٹین گورنر جنرل ہند کی تجاویز لارڈ نارتھ بروک کی تجاویز سے زیادہ پسند ہیں +

ہانگ کانگ ۲۹ نومبر۔ چین کا ایلچی جواب انگلنڈ اور فرانس میں جانیکے واسطے تیار ہوا ہے جب پوپ ہنسی گورنر کی کھانے کے جلسہ میں تشریف لائے تو یوں بیان کیا کہ گورنر موصوف کے وسیلہ سے انگلنڈ اور چین میں اتحاد ہو گیا تھا یہانتک کہ جو انگلنڈ کے دشمن تھے وے چین کے دشمن بھی تصور کئے جاتے تھے +

لنڈن ۳۰ نومبر۔ لارڈ نارتھ بروک نے ایک خط شایع کیا ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ وہ تجویز جو کابل کے ساتھ ۱۸۷۳ء میں ہوئی تھی وہ امیر کو پسند آئی تھی +

برلن ۳۰ نومبر۔ فرقہ سوشلس کے چالیس سردار جنمیں دو ڈپٹی شامل تھے شہر سے خارج کئے گئے +

لنڈن ۳۰ نومبر۔ وسط ایشیاے کی بابت جو خط وکتابت ۱۸۶۹ء سے لیکر ۱۸۷۶ء تک ہوئی تھی وہ شایع ہو گئی +

لارڈ ڈربی نے جو ایک خط ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۲ء میں لکھا تھا اور جسکا جواب پرنس گورسچکاف نے ۱۵ فروری ۱۸۷۳ء کو دیا تھا اُس سے یہہ تجویز ہوئی تھی کہ دریاے اموں کے اُس پار روسی عبور نکریں اور یہہ کہ بخارا پر روسیوں کا دباؤ رہے اور افغانستان پر انگریزوں کا گورنر جنرل کشور ہند نے گورنمنٹ انگلنڈ کو بذریعہ تار برقی مورخہ ۱۶ ستمبر کو جتلایا تھا کہ سنیٹ پیٹرزبرگ میں گورنمنٹ روس کو آگاہ کیا جاوے کہ جنرل کافمین جو امیر کابل کے ساتھ خط وکتابت رکھتے ہیں سو یہہ امر مناسب نہیں ہے۔ جب گورنمنٹ انگلنڈ نے یہہ امر دریافت کیا تو پرنس گورسچکاف صاف انکار کر گئے اور کہا کہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔ اور جب جنرل کافمین سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی یہی کہا کہ مینے اپنا وکیل کبھی کابل میں روانہ نہیں کیا اور اگرچہ خط وکتابت ہوئی بھی ہے تو وہ صرف دوستانہ طور پر ہوئی ہے مگر لارڈ ڈربی نے دعوی کیا کہ خط وکتابت ضرور ہوئی ہے اور یہہ بھی کہ جن اشخاص کو جنرل کافمین نے کابل میں روانہ کیا تھا وے امیر کابل کے یہاں روسی سفیر تصور کئے گئے لیکن ہاں پھر بھی روسی وزیر امور خارجہ نے انکار کر کے کہا کہ مجکو ایسی روسی سفارت کی مطلق خبر نہیں ہے مگر بعد میں اُسنے اقرار کیا کہ ہاں ایسی سفارت ہوئی تو ہے مگر وہ گورنمنٹ روس کی طرف سے نہ تھی بلکہ جنرل کافمین کی طرف سے ہوئی جو ترکستان کا گورنر جنرل روس کی طرف سے مقرر ہے +

جنرل ابری ماف کی سفارت جو افغانستان میں ہوئی ہے صرف دوستانہ طور پر ہے۔ پس اس تمام خط وکتابت کی بابت جیسا کہ لارڈ سالسبری نے پیشتر خیال کیا تھا سو اب اُنکا وہ خیال درست نکلا +

مسٹر گلیڈسٹون نے شہر گرین وچ میں جو ایک سپیچ بیان کی ہے اُس کے درمیان صاحب موصوف نے کہا کہ لبرل فرقہ نے امیر کابل اور گورنمنٹ انگلنڈ کے درمیان دشمنی نہیں ڈالی اور صاحب ممدوح نے حاضرین جلسہ کو جتلا دیا ہے کہ اس لڑائی سے سلطنت ہند کی بربادی کا اندیشہ ہے +

پشاور ۳۰ نومبر۔ آج بہت سامان جنگ درے خیبر میں کرنیل سر ٹوریس کے ساتھ داخل ہوا۔ اور جس وقت وے درہ خیبر میں داخل ہوئے آفریدیوں نے حملہ کیا اور کچھ عرصہ تک وے لڑتے رہے لیکن لڑتے لڑتے پیچھے ہٹتے جاتے تھے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ سامان سلامتی کے ساتھ علی مسجد پر پہونچ گیا +

کل کے حملہ میں جو کرنیل آرمسٹرانگ کے ماتحت ہوا تھا ایک سپاہی پیدل و ایک سوار زخمی ہوا۔ خبر ہے کہ امیر کابل نے جلال آباد کو کئی پلٹنوں سے مضبوط کر رکھا ہے۔ ۲۴ توپ جو علی مسجد کے حملہ میں ہمارے ہاتھ آئی تھیں وے کل تک جمرود میں پہونچ جاینگی +

آج اُس گروہ پر جو بذریعہ نشانات کے خبر پہونچانے گئے تھے پھر حملہ ہوا ابھی نتیجہ معلوم نہیں ہوا +

لنڈن یکم دسمبر۔ افواہ ہے کہ پھر ایک جلسہ ہوگا جسمیں یہہ تجویز ہوگی کہ انگلستان ٹرکی کے انتظام میں وسعت کے ساتھ دست اندازی کرے +

بمبئی ۲ دسمبر۔ بمبئی احاطہ کا برگیڈ جو جنرل پرمروز کے ماتحت ہے ابھی قایم ہونے والا ہے اور اُسکو جہاز پر چڑھایا جاویگا +

قسطنطنیہ یکم دسمبر۔ روسی سفیر نے صفوت پاشا کو خبر دیدی ہے کہ جبتک قطعی عہد وپیمان نہ ہو لیں تب تک ہم اڈریانوپل و تھریس پر قابض رہینگے

لنڈن ۲ر دسمبر - وسط ایشیا کے معاملات کے خط و کتابت کی نسبت اکثر اخبارات بیان کرتے ہیں کہ اس خط و کتابت کا حاصل روسیوں کی دغابازی ہی اور گورنمنٹ برطانیہ کی حکمت عملی افغانستان کی نسبت قابل پسند ہی +

پشاور ۲ر دسمبر - ۳۰ر نومبر کو کرنیل اپلی یارڈ کی فوج اور دشمن کی فوج کے درمیان متواتر آتشباری ہوتی رہی مگر ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوا +

محافظ جو درے خیبر کے راستہ روانہ کیا گیا تھا وہ صحیح و سلامت علی مسجد پر ۳۰ر نومبر کو پہونچ گیا ہی - اور بدرقہ جمرود میں چلا آیا ہی - میجر کیونگمری دو پہاڑی توپوں اور پلٹن نمبر ۴۵ سکھان و پلٹن نمبر ۹ کی امداد سے موضع قدم پر جہاں کا افریدی رہتے ہیں اور جنھوں نے میجر پیرین پر ۲۹ر نومبر کو حملہ کیا تھا چڑھائی کی وہاں پر بہت سے افریدی مقتول و مجروح ہوئے

پلٹن مہرواڑہ یکم دسمبر کی شام کو جمرود کی طرف روانہ ہوئی - کل چار افسر اور پلٹن نمبر ۸ کے ۲۰۰ جوان سے زیادہ اور دو پلٹن یورپین جمرود کی طرف روانہ ہوئی ہیں +

درہ خیبر بالکل صاف ہو گیا ہی محافظوں کی آمد و رفت آج علی مسجد سے ہوئی +

بمبئی ۲ر دسمبر گورنمنٹ آف انڈیا نے سر رچرڈ ٹیمپل کی طرف ایک تار برقی ۲۹ر نومبر کو بدیں مضمون روانہ کی کہ ایک ریزرو ڈویژن لورلندس پر جمع کیجاوے + وہ فوج جو بمبئی احاطہ سے جلدی طلب کی گئی تھی حسب تفصیل ذیل ہی - ایک کمپنی سفرمینا - ایک رجمنٹ نیٹو کیولری - ایک انفنٹری برگیڈ جسمیں پلٹن نمبر ۲۳ اور پہلی و نمبر ۱۹ نیٹو انفنٹری شامل ہی + جنرل فیری اور برگیڈ میجر اس فوج کے ساتھ ہیں اور یہہ فوج بہت جلد مقام سکھر میں جائیگی +

جنرل پریمروز صاحب کو بھی حکم ہوا ہی کہ سو اپنے اسٹاف کے جسمیں ایک ایڈیکانگ اسسٹنٹ اور ایک اڈجوٹنٹ جنرل اور ایک ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل ہیں فوراً سکھر کو روانہ ہوں +

دو کمپنی سفرمینا کی اور پہلی نیٹو انفنٹری بدھ کے روز بمبئی سے روانہ ہوئی +

گورنمنٹ ہند نے کرنیل ہانٹنجر کو جنرل پریمروز کے اسٹاف میں داخل کرنے سے انکار کیا ہی اس دلیل سے کہ فوج کے ہمراہ صرف ڈپٹی اسسٹنٹ درکار ہی نہ کہ اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل +

لودیانہ

بیماری بدستور ہفتہ گذشتہ کے موافق شہر میں پھیل رہی ہی اور اموات ہفتہ گذشتہ سے زیادہ اس ہفتہ میں واقع ہوئی ہیں +

آجکل باعث آمد و رفت افواج و دیگر بواعث سے ہر ایک چیز خوردنی و پوشیدنی گراں ہی اور غلہ بھی روز بروز گراں ہوتا چلا جاتا ہی

پیر کے روز رات اور دن کو بادلوں کا زور شور رہا اور قدرے تقاطر بھی ہو گیا مگر کاشتکاروں کے مطلب کے لائق نہیں برسا +

مہاراجہ نابہہ کی امدادی فوج جو انہوں نے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کی ہی اتوار کے روز یہاں وارد ہوئی اور لاہور کی طرف روانہ ہو گئی - کل مہاراجہ صاحب بہادر والئے پٹیالہ کی فوج بھی یہاں آئی اور لاہور ہی کی طرف چلی گئی +

حکام کی طرف سے حکم ہی کہ شہر کے لاوارث کتے مارے جائیں خاکروب انکو مارتے تو ہیں مگر چونکہ وے کتے زندہ تو لاوارث ہوتے ہی ہیں مگر مر کر بھی وے لاوارث ہی پڑے رہجاتے ہیں بعض بعض گلی کوچوں میں دو دو روز کتا مرکر سڑتا ہی اور کوئی خاکروب اسکو نہیں اٹھاتا شاید محکمہ صفائی کے قانون میں کوئی دفعہ ایسی ہو گی کہ کتا مارا جائے مگر دور و نزدیک سڑتا رہے ورنہ جسقدر عملہ صفائی کا ہوشیار و محنتی و گشتی ہی +

اشتہار

دھرم پستک کے تھاس مع تصاویر

برزبان ہندی حروف دیوناگری

یہہ کتاب سابق میں جسقدر چھپی تھی سب فروخت ہو چکی اب بار دیگر نظر ثانی کرکے پھر کتاب مندرجہ عنوان کو نہایت صحت لفظی سے چھاپ کر تیار کی ہی - ایکے مرتبہ کاغذ بھی بہت تحفہ لگایا گیا ہی چھپائی کی صفائی میں علیحدہ کوشش کی گئی ہی اور ۳۴۰ صفحہ پر چھپکر تیار ہوئی ہی قیمت اسکی بلا محصول ۱۲ر اور مع محصول ۱۲ر مقرر ہی جس صاحب کو درکار ہو قیمت بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگا لیں +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا